إخلاد الفؤاد
إلى توحيد رب العباد

جنمین سب سی بڑا معجزہ قرآن عظیم ہے جو تا قیام ساعت باقی رہیگا اللہ نی اس کتاب
اور حدیث مستطاب سی دین اسلام کو کامل فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت
علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا یہ وہ کتاب ہی جس سے جتنی ملتین تہین سب
پست ہوگئین اور جہری موحدین کے چمکنے لگے اور کلیجی شیاطین کی جل بہن گئے
اور ہمتین اہل بدعت کی ٹوٹ گئین پہر جب اللہ نی اپنے رسول کو اپنے پاس بلا لیا
اور دنیا سے اوٹہا لیا تو اون کی خلفا نی حق کوشش کا اشاعت توحید خالص اور
قمع شرک محض مین ادا کیا قرون مشہود لہا بالخیر تک یہی حالت طاری تہی ائمہ
اربع مذاہب و اصحاب صحاح ستہ اوسی زمانہ ہدایت نشانہ کے اعیان کاملان ایمان
تہے جب دو سو برس ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر گذری آیات ساعت کا
ظہور ہونی لگا حدیث مین آیا ہے ظہور الآیات بعد المائتین اہل شرک و بدعت نے
سر اوٹہایا اور جو داؤ چلا وہ واسطی رفع اسلام کی کیا اور اس ملت حقہ کے مٹانی کو
لیے کوئی مکر و فریب اوٹہا نہ رکہا یہان تک کہ جب قتال و جدال سے کام نہ چلا تب
اظہار اسلام کرکے مسلمانون مین آملی اور اس پردہ مین ہر طرح کا فساد برپا کیا مطلب
یہ تہا کہ مسلمان نہ رہین یہی اہل کتاب اور مجوس ہوجائین جس طرح کہ نہین انہین فرق تہی
باعتبار ملت و سلطنت کی لبریز تہی مگر اللہ کی رحمت اوس کی غضب پر سابق ہی اور
اوس کو باقی رکہنا دین حق کا قیامت تک منظور ہے اور کیون نہو کہ آدم علیہ السلام
سے لیکر تا خاتم بے گنتی رسول آئی کتابین لائے لیکن اکثر امتون نے اونکی بات نہ سنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وکان ربک علی کل شیٔ قدیرا والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ الذین جاہدوا فی اللہ حق جہادہ کبیرا اما بعد جب تمام جہان عبادت اصنام واوثان سے بہک گیا اور ملت خلیل جلیل علیہ السلام پرانی پڑ گئی اور ایسی لوگوں کو پوجنے لگے جو نہ مالک نفع وضرر کے ہیں اور نہ موت وحیات کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم کو شرع واضح قویم ومنہاج لائح مستقیم دیکر مبعوث کیا اور نبوت کی بزرگی رسالت کا تاج پہنایا اور ظلمات جہالت ورسوم اہل ضلالت کو مٹایا اور توحید کی بنیاد مضبوط کی ضوابط کفر کی جڑ کاٹی اللہ کا بول بالا کر دیا شرک وکفر کی اندھیری کو نور اسلام سے اوجالا کر دیا آیات واضحات معجزات باہرات لائی

بیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان سے بڑھکر واضح نہین ہے کوئی اسمین
شک کرے تو کتب فقہ وغیرہ کو دواوین سنت وقرآن سے ملا دیکھے کہ جو دشواری
لفظ ومعنی کی عبارات قوم مین ہے وہ وقت عبارت والفاظ کتاب وسنت مین
نہین ہے معہذا جو شخص ان کی فہم سے منکر ہے وہ گویا معترف اپنے جہل کا ہے
اور یہ جہل اوس کا سچ بھی ہے کیونکہ اوس کی ولادت تقلید کے گھر مین ہوئی ہے نہ
محل توحید مین اور اوس نے سرای بدعت مین تربیت پائی ہے نہ مدرسہ سنت مین
وہ اگر یہ نہ کہے کہ مین قرآن وحدیث کا جاہل اور علم حق سے عاطل ذاہل ہون تو
کیا کہے خود اہل علم مثل ابن عبد البر وفلانی وشوکانی رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ
سلف اطلاق لفظ عالم کا مقلد مذہب پر نہ کرتے تھے اگرچہ وہ کتاب کا کیڑا کیون نہوتا
اس لیے کہ تقلید جہل محض ہے اوس پر اطلاق علم کا نہین ہو سکتا ہے اور مقلدین جہلا ہین
دلیل مسئلہ کو نہین جانتے ولہذا سب سے زیادہ شرک وبدعت مین یہی لوگ گرفتار
ہین ان کو اگر مزاولت قرآن وحدیث کی ہوتی یا بعوض ان کتب فروع وفتاوی و
کلام کی دراست کتاب وسنت کی کرتے تو ممکن نہ تہا کہ شناعت شرک وقباحت
بدعت پر آگاہ نہوتے بلکہ خود مہدی اور دوسرون کے لیے ہادی ہو جاتی لیکن
ابلیس نے ان افعال شرکیہ وبدعیہ کو ایسا اون کی نظرون اور دلون مین خوبصورت
اور بزینت کر دیا ہے کہ ہرگز قیامت تک کبھی وہ طرف آیت وحدیث کے سر
نہ اوٹھائین گے بلکہ وہ اولٹا اہل حق کو اہل باطل اور دین حق سے عاطل سمجھتی ہین

اورکوئی اون پر ایمان نہ لایا الا ماشاء اللہ تعالیٰ وقلیل ما ھم وقلیل من عبادی الشکور حالانکہ اون کی رسالت خاص تھی نہ عام اکثر پیغمبر کسی ایک قوم خاص یا شہر خاص مین ہوتے تھے لوگ اون کی مخالفت کرتے بلکہ اون کو مار ڈالتے جب یہ حال ہوا تب اللہ تعالیٰ نے واسطے اتمام حجت کے سید الرسل خاتم الانبیاء کو بھیجا اور اون کو ساری جہان کا پیغمبر ٹھیرایا اور ساری اگلی شریعتون اور تمام کتابون کو منسوخ فرماکر اسی ایک کتاب عزیز اور سنت مطہرہ کو واجب العمل کیا اب جو کوئی ان دونون اصل اصیل کا معتقد اور ان پر عامل نہین ہی وہ کافر مشرک جاہل ہی کثرت شرک و بدعت کی اس امت مین اسی طرح پر ہوئی کہ لوگون نے سیکھنا سکھانا پڑھنا پڑھانا قرآن کا مع تدبر و تفکر و تامل کے چھوڑ دیا اور ہر کسی کی اجتہاد و قیاس کو حکم خدا و رسول سمجھکر سنت مطہرہ سی کچھ علاقہ نہ رکھا پھر رواج اس رسم و عادت کا قرنا بعد قرن اس درجہ تک پہونچ گیا کہ جملہ عوام و غالب خواص کالعوام بلکہ کالانعام نے یہ سمجھ لیا کہ اب کوئی بشر امت متاخرین مین ایسا نہین ہے جو قرآن و حدیث کو سمجھی ان کے سمجھنے والی وہی چار امام یا اون کی امثال کرام تھے حالانکہ یہ خیال و قیاس محض ایک وسوسہ وسواس خناس ہی لاغیر اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مین غور کرنے کا حکم ہر فرد بشر کو دیا ہے ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر اور آیات قرآن کو واضحات بینات فرمایا ہے یعنی ان کا سمجھنا بوجھنا کسی پر کچھ مشکل نہین ہے ہر شخص عالم جاہل اوس کو پڑھ کر یا اہل ذکر سی پوچھکر سمجھ سکتا ہے یہی حال احادیث مطہرہ کا ہے کہ بعد قرآن کی کسیکا

اور اللہ پاک کو معطل و بیکار ٹھیرایا جسطرح کہ عقیدہ یہود کا ہے اور جو کہ کام مشرکین عرب جاہلیت نے اپنے اصنام آلہہ
ہین نام ہر بکار وہی کام انہون نے اختیار کیے اونکی جیسے اشجار و احجار تہے انکی جیسے اموات و احیاء
ہین وہ اپنے بتون کو یسے جانور ذبح کرتے اونکی نذر و منت مانتے اونکو مقرب و شفیع و [illegible]
سمجہتے تہے یہ لوگ یہ کام ساتہہ صلحا و اولیاء و بعض جہلا کرتے ہین کوئی سید احمد کبیر کی گاو ذبح کرتا ہے کوئی
شیخ سدو کا بکرا کوئی زین خان کا مرغا کوئی شاہ عبد الحق کا توشہ کوئی بی بی کی صحنک کوئی
سالار مدار کی چہڑی کوئی سید معین الدین کی دیگ کوئی کسیکی نذر و منت و نحو ذلک
فہم علی تلک الاوثان عاکفون ولہا فی اکثر الاوقات ملازمون نسوا اللہ فانساہم
انفسہم اولئک ہم الفاسقون شیطان نے ان کی عقلون کی ساتہہ خوب تلاعب
کیا اور ان کو منہج خسران پہ لیگیا اور قعر ہوان مین ڈالدیا فلجوا فی طغیانہم یعمہون
یہ سنام ہوی پہ سوار ہوی اور اتباع سنن کو چہوڑ کر اپنی فتن مین گرفتار ہوگئے
اولیای احیاء و اموات کو متصرف اسو عالم اعتقاد کر لیا انبیاء و صلحاء کو غیب دان
ٹھیرا دیا قاضی حاجات کاشف کربات شافی مریض راد غائب معطی ولد سمجہ لیا
ثم الذین کفروا بربہم یعدلون احداث کفر و فجور و عبادت اہل قبور و صرف دعا و
نذور مین لگ گئی اور بہتان و اتہام و زور و اتیان رسوم و امور نامشروعہ مین پہنس گئی
ومن یدع مع اللہ الہا آخر لا برہان لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون
شیاطین نے ان کی لیے وہ دین نکالدیا جسکا اذن اللہ نے انکو ندیا تہا اور جو کام سوا
اللہ کی غیر اللہ کے ساتہہ کرنا جائز نہ تہا وہ ان کی لیے جائز کر دیا اہل جاہلیت یہ

یہ وہی مثال ہوئی کہ رمتنی بدائہا وانسلت بالجملہ اس جگہ کچھ بحث کرنا مفاسد تقلید و ضرر تعصب سے مقصود نہین ہے بلکہ مراد یہ ہی کہ ذکر بعض انواع شرک کا کیا جاوی اور اوس کی عامت البلوی ہونی پر لوگ مطلع ہون یہ تحریر مختصر مشتمل ہی چند فصل پر وباللہ التوفیق

فصل

اس بیان مین کہ اس زمانۂ آخر مین شرک تمام جہان مین عام ہو گیا ہے جب سی عمل کرنا قرآن و حدیث پر بسبب غربت اسلام و کثرت مفاسد انام کی جاتا رہا اور اہل علم بالمرہ دنیا سے اوٹھ گئے اور اخیار کی جگہ پر اشرار آئی اور صالحین کے عوض مین ظہور فاسقین کا ہوا اور لوگون نے علم واسطے دنیا کے حاصل کرنا شروع کیا اور آخرت کو بھول گئی اور علامات صغرای قیامت ہر قطعۂ زمین مین بلکہ ہر شہر و محلہ و گھر مین پھیل گئے اور دین نام رسوم آبا و اجداد کا ٹھہر گیا اور عوض کتاب و سنت کی کثرت رای و قیاس کا رواج ہوا اور پیری مریدی نے ایک جہان کو اپنے دام فریب مین گرفتار کر لیا اور تقلید رجال و اعتماد قیل و قال نے اکثر امت کو اتباع ہدی سے محروم رکھا تب اس قدر شیوع انواع شرک و بدع کا اہل اسلام مین ہوا کہ جس کو دیکھو وہ تضمخ بارجاس اور تلطخ بانجاس ہی اکثر خلق نے اللہ کی عبادت چھوڑ کر اولیا و صالحین کی عبادت کرنا موجب نجات کا سمجھ لیا اور ربقۂ توحید و دین کو اپنے گردن سی نکالکر نوازل حوادث اور خطوب کوارث مین اہل قبور سے استغاثہ و استعانت و استمداد و توسل و طلب حوائج و تفریج شدائد کرنا شروع کیا اونکو نافع و ضار سمجھا

ومایفترون اکثر لوگون کی کوشش اسی مین ہے کہ وہ اولیاء و صالحین اموات و احیا کو پکارتی اور اون سے اپنے امور مین استمداد کرتے ہین اور اون کی حق مین اعتقاد نفع وضرر کا رکہتے ہین گویا ایک معبود کی عوض مین کئی معبود مقرر کر لیے ہین وقال اللہ لا تتخذوا الٰھین اثنین انما ھو الہ واحد فایای فارھبون مدبر خلائق کے عطا و منع سے قطع نظر کر کے تیرے میرے بہروسے پر معتمد ہین حالانکہ وما بکم من نعمۃ فمن اللہ ثم اذا مسکم الضر فالیہ تجأرون صبح و شام انہین کے در پر یا قبر پر قضای حاجات کے لیے موجود ہین اولیاء و موتی کے لیے ابتہال و ضراعت کرتے ہین جو چیز اللہ نے حرام کی ہے یا شرک ٹہیرائی ہے وہ ان کی نزدیک مباح ہے قل انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منہا وما بطن والاثم والبغی بغیر الحق وان تشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا وان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون دیار عجم کا کیا ذکر ہے جن کی گہٹی مین شرک و کفر پڑا ہے بلاد عرب مین بہی کوئی ایسا شہر و قریہ و قصبہ سنا نہین جاتا جہان اس شرک منحوس نے اپنا قدم نہ جمایا ہو بلاد نجد مین نزدیک قبر زید بن خطاب کی دعای تفریج کرب بخطاب فصیح کیجاتی ہے اور کشف نوائب کا سوال ہوتا ہے قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحانہ و تعالی عما یشرکون

وہ کیا ہی جو نہین ہوتا خدا سی   جسے تم مانگتے ہو اولیا سے

یہی حال بلدہ جبلیہ و درعیہ مین ہے کہ وہان بہی چند قبرین مشہور ہین جن سے قضای حوائج کا طلب کرنا معمول و ماثور ہے فہم فی سائر الاحوال علیہا عاکفون

بھی بڑی نہی اس لیے کہ وہ وقت مس ضرکی اللہ ہی کو پکارتے تھے واذا رکبوا فی الفلک
دعوا اللہ مخلصین لہ الدین فلما نجاھم الی البر اذا ھم یشرکون اور یہ دنیا مین سب
غیر اللہ کی واسطے ہوتے ہین کوئی کسی پیر شہید ولی امام کو پکارتا ہے کوئی کسی جن و
بھوت و پری کو ان کی دل حب و محبت انداد ہی پر ہین اور جو کوئی اون کو اس کام
سے منع کرے یہ اون کی دشمن و دشنام دہ ہین اللہ سے انکو کوئی واسطہ باقی نہین
رہا اس لیے کہ یہ اپنے معبودون کو اللہ کی برابر جانتے ہین اگرچہ یہان اسکا انکار
کرتے ہین مگر وقت حشر مین اسکا اقرار کرین گے تاللہ ان کنا لفی ضلال مبین اذ نسویکم
برب العالمین غیبت انداد کی ان کی دل مین ساری اور صفحہ جبہ ولسان پر یادی
اور خواطر مین افعال شرک جاری ہین وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون
جیسے وقت اس غی وضلال واسراف واشراک کا اور تغییر دین کی اور ابتداء
اختلاف کا با اختلاف ایک زمانہ دراز سے سب اسلاف گمراہ ہوگیا کے بعد جو
اخلاف ناہموار آئی اونہون نے اسی ضلال کو اپنا عقیدہ ٹھیرا لیا اور اس شرک
کفر کو عین دین حق سمجھ لیا اس لیے کہ آبا و اسلاف کو اسی راہ پر چلتے پایا وکذلک
ما ارسلنا من قبلک فی قریۃ من نذیر الا قال مترفوھا انا وجدنا آباءنا علی امۃ
وانا علی آثارھم مقتدون ایک جم غفیر و جمع کثیر اہل علم نے اپنے مصنفات مین
ان بدعات و حوادث پر نص کی ہے کہ انہون نے منار دین اسلام کو تغیر کر دیا اور
عوض توحید کے شرک کو لوگون کے دلون مین جما دیا ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرھم

کرتی ہتے وہ اوس کی ساتھہ بجا لاتی ہین اور باعتقاد نفع وضر کی نذر و دعا کرتی ہین
اور فوج فوج وہان جمع ہوتے ہین اور ایک شخص بلدہ نجد سے واسطی تحصیل مال
نذور وخراج کی درعیہ مین آتا ہے وانهم لیصدونهم عن السبیل ویحسبون انهم
مهتدون غرضکہ اوس جوار کی شہر والون کو بڑا ہی اعتقاد حق مین اس شخص کے
ہے یہان تک کہ ہر حاکم وظالم و شیطان بہی اوس سی ڈرتا ہی اور اوس قبر کے
پجاریون سی ہر انسان خائف رہتا ہے کوئی اون سی تعرض نہین کرتا پہر اونکو
ستانی کا کیا ذکر ہی وینسبون الیہ حکایات شنیعة کانت السنتهم لها مذیعه
ولبهتانها مشیعه وهم لینهما وبهتانها مصدقون وسیعلم الذین ظلموا ای
منقلب ینقلبون یہی حال شہر ریاض کا ہی کہ وہان بہی انواع ارجاس کے
بیقیاس موجود ہین ازانجملہ ایک مقبرہ نزدیک حوطہ رفاع کے ہے جہان واسطے
تبرک و استشفاع کے حاضر ہوتی ہین اور استغفار و استشفاع کرتے ہین وانساهم
الشیطان ما کانوا بہ یدعون ولا یشفعون الا لمن ارتضی وهم من خشیته مشفقون
دوسرا مقبرہ طیا ذوب ہی جس کی طرف ابلیس لعین اعظم جاذب ہے وہان لوگ آکر
دعا و نذر کرتے ہین اور مرقد کو قاضی حاجات و دافع کربات محصل مرادات
جانتے ہین اور اوس کی سامنے تعظیم عظیم بجا لاتے ہین و احد قہار کی بطش شدید
سے بی پروا ہین فزین لهم الشیطان فیها ما کانوا یعملون وما ارسلنا من قبلک
من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون پہر کوئی کسی غوث سے طالب مدد ہے

ائفکا الهة دون الله تریدون جو خوف ورہبت ورجا ورغبت اون اہل قبور کی ان عبادِ قبور کی صدور مین ہے وہ الله تعالی کے لیے نہین ہے فلذا کانوا فی طلب الحاجات الیهم یبتدرون ویقولون انا وجدنا اٰباءنا علی امة وانا علی اٰثارهم مهتدون شعب غبیرا مین وہ منکر ہوتا ہے کہ ویسا کسی اور جگہ متصور نہین ہو سکتے ہین یہان قبر ضرار بن ازور ہے حالانکہ یہ کذب محض وبہتان مزور ہی ابلیس نے اون کو اپنی دام تزویر مین گرفتار کیا اور وہ خبردار نہین ہین شہر فدا مین ایک درخت نخل ہے جس کو فحال کہتے ہین وہان مرد وعورت صبح وشام آتی جاتی ہین اور اوس جگہ افعال قبیحہ کرتے ہین جس عورت کو کوئی شوہر نہین ملتا ہے وہ اوس درخت سی جہوم کر کہتی ہے یا فحل الفحول ارید زوجا قبل الحول وزین لهم الشیطان ما کانوا یعملون ایک شجرۂ طرفیہ ہے وہان کوئی شیطان رہتا ہے ایک خلق وہان جا کر تبرک حاصل کرتی ہے جب کسی عورت کے بیٹا پیدا ہوتا ہے تو وہ اوسپر چیتھڑے لٹکاتی ہے تا کہ وہ بچہ مرنی سی بچ جائی اسفل درعیہ مین ایک بڑا غار ہے اوسکی نسبت یہ اعتقاد ہے کہ الله نی پہاڑ مین ایک عورت کے لیے جس کا نام بنت الامیر تہا یہ غار کر دیا ہے بعض فجار نی اوسپر ظلم کرنا چاہا تہا وہ چلائی اور اوس نی الله سے دعا کی پہاڑ مین یہ غار ہو گیا اور وہ اوس فاجر کی دست درازی سے بچ گئی اس غار پر گوشت روٹی لیجاتے ہین اتعبدون ما تنحتون والله خلقکم وما تعملون اہل درعیہ ایک شخص تاج نام کو ولی بتاتے ہین اور جو کام مشرکین ساتھ طواغیت کے

مخالفین کا داؤ نہ چلا وہ سب نسخی مکہ مکرمہ سے جدہ میں شبا شب شتران کرایہ بار
کر کے بھیجدیے گئے فاین قولہ تعالی واذ بوأنا لابراھیم مکان البیت ان لا تشرک بی
شیئا وطھر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود جس کی اس آیتہ سیاق کا ذرا ادراک
قلب سلیم رکھتا ہے وہ ان احوال پرآشوب کا شاہد عدل ہے ومن یرد فیہ بالحاد
بظلم نذقہ من عذاب الیم ایک جم غفیر اس فعل کا مظاہر ہے اور ایک گروہ اس عمل
کا مجاہر اور اول تو وہاں کوئی اہل علم نہیں ہے اور جو بعض مقلدین مذاہب اور
ائمہ مقامات اربعہ و قضاۃ و مفتیین ہیں اور آپ کو عالم خیال کرتے ہیں وہ سب
بدعقیدہ و بددین و مبتدعین و مشرکین ہیں وہ ازالہ و تغییر اس منکر کا کیونکر کرنے لگے
بلکہ وہ تو خود معاندت حق و مقاومت صواب پر تسمیر تطہیر اہل توحید اپنی اور
اطفاء اس مصباح منیر کا چاہتے ہیں اور قصد اخماد کا نسبت اس ضیاء مستنیر کے
رکھتے ہیں حاولوا تغییر محیا الصواب وجادلوا بالباطل لیدحضوا بہ الحق
فاخذتهم فکیف کان عذاب اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر
فذوقوا فما للظالمین من نصیر بیس برس ہوئے جب میں حج کو وہاں گیا تھا تب حاج کو
ایک میلا پایا مزدلفہ میں آتشبازی کا ہنگامہ گرم تھا ایک ایک انار دو دو میل تک
آسمان تک جاتا تھا اور اب سنتے ہیں سال بسال ترقی دی ہے جب سے عرفات کو
جاتا تھا خاص شہر مکہ میں دوکان شراب کی اور جماعہ مساحقات کا سننا گیا اور شادی
بیاہ میں بدعات محرم کا مروج ہونا معلوم ہوا اس طرح کی صدہا منکرات علی الاعلان وہاں موجود

اور کوئی کسی قطب سی جالب مدد و عدو وام لهم آلهة تمنعهم من دوننا لا يستطيعون
نصر انفسهم ولا هم منا يصحبون یہ جو لوگ مالدار ہین وہ اوس سی نصرت اعداد
اور امداد و اغاثہ کرتے ہین ویحسبون انهم یغیثون امن یجیب المضطر اذا دعاه و
یکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض االہ مع اللہ قلیلا ما تذکرون ان شہرون کو
جانی دو حرم شریف مکہ زادہ اللہ رفعۃ وعزا کو دیکھو کہ وہان وہ کام ہوتے ہین جو اور
شہرون کی بھی کان کترتے ہین ایسے امور محظورہ و محرمہ کا ظہور ہے جس کی دیکھنے سننے
سے آنکھ دریا اور دل تنور ہی ملاحظۂ فسوق وضلال وعصیان سے جگر اہل توحید کا
پارہ پارہ ہوجاتا ہے اللہ و رسول کی حرمات وحدود و شعائر کا تہتک عمل مین آتا ہے
اہل باطل کا وہان قیام وقعود ہی ہر امر بدعی و منکر شرعی وہان مشاہد و موجود ہے
یہان تک کہ جو موحد وہان حج کی لیے جاتا ہے تو بمجرد معلوم ہونے کے ذلت کی
ساتھ وہان سی نکالا جاتا ہے اگر کوئی کتاب علم دین حق کی وہان پہونچتی ہے تو
لائق دریدہ و بریدہ کے ہوتی ہے ایک مہاجر نے اسی ماہ شوال سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین ایک
شخص کو لکھا کہ آج کل یہ مخبری ہوئی کہ فلان شخص کے نزدیک تفسیر فتح البیان مطبوع
مصر قاہرہ موجود ہے اوس کی چند موضع خاص دیکھے گئے شریف مکہ و مفتی و قاضی بلد
کو نہایت غصہ آیا اس لیے کہ اوس مین رد تقلید و شرک کا پایا گیا اور احادیث مرفوعہ
سے ہر آیت کی نیچے حوالہ دیا گیا تہا ایک رسالہ مین کچھ اقوال اوس تفسیر کے جمع کرکے
یہ حکم دیا کہ جملہ مجلدات اوس کی آگ مین جلا دیے جاوین لیکن حفظ الٰہی نے اپنا کام کیا

قبر میمونہ بنت حارث ام المومنین رضی اللہ عنہا کے پاس وہ کام کرتے ہین جو بالکل سرف سے متعلق ہین پاس قبر خدیجہ علیہا السلام کی اختلاط نسا و رجال کا ہوتا ہی اور فواحش و منکرات عمل مین آتے ہین اور دعوات کی وقت ارتفاع اصوات کا ہوتا ہے اور ندبات و استغاثات کیے جاتے ہین طائف مین قبر ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی وہان وہ کام ہوتے ہین جس سے نفس جاہل کا بہی کہبراتی عارف کا کیا ذکر ہے قبر کی پاس کہڑی ہو کر تضرع و استغاثہ ہر مکروب و خائف سے کرتے ہین اور اکثر بازاری بازارون مین نام اونکا بلا نکیر پکارتے ہین اور بہت سی اہل تکبر والباس اصحاب فقر و افلاس یون کہتے ہین الیوم علی اللہ و علیک یا ابن عباس پہر اون سی سوال حاجات و استرزاق کا کرتے ہین ااتخذ من دونہ الہۃ ان یردن الرحمن بضر لا تغن عنی شفاعتہم شیئا و لا ینقذون حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبر شریف کو دیکہو کہ وہان کیا کیا منکرات و بدعات ہوتے ہین کوئی رخسار خاک سی ملتا ہے کوئی خضوع کے لیے سجود و رکوع کرتا ہے کسی نے مرقد مبارک کو عیدگاہ بنا رکہا ہی کسی نے وہان قبول دعا کا اعتقاد کر رکہا ہے حالانکہ حدیث مین اس کی فاعل پر بالخصوص لعنت و زجر و وعید شدید آئی ہے یہ کام اوس مقام مین کچہ نرے عوام و جہال ہی نہین کرتے ہین بلکہ مدعیان علم و فضل بہی بجا لاتے ہین کوئی اپنا قصیدہ لیجا کر پڑہتا ہے اور نوید قبولیت کی لیکر آتا ہے کوئی وہان دعا التجا کرتا ہے کوئی بڑے بڑے لنبے الفاظ صلوۃ و سلام کی پڑہتا ہی وھذا مما

ہین اور روز افزون ہوتے جاتے ہین نہ کسیکی آبرو محفوظ ہے اور نہ کسی کا مال محرز
اور نہ کسیکا خون معصوم فانا للہ وانا الیہ راجعون ملا علی قاری حنفی رح نی اسی جگہہ سی
مبتدعات حرمین کو ایک رسالہ مستقل مین لکھا ہے لکن وہ رسالہ محتاج انضمام ذکر
منکرات جدیدہ کا ہے اہل توحید خالص پر وہان وہ تشدد ہی کہ وہ مدینہ شنیعہ بلا اشتباہ
جو معاملہ مشرکین مکہ نی ساتھہ بلال اور اون کی امثال کے کیا تھا کہ احد احد کہنے پر
نکال و وبال ڈالا تھا وہی حال وبال آج کل اہل توحید کا اوس سرزمین جبال مین
ہے ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ملک یمن مین قبر محجوب و قبہ ابو طالب
مرجع مطالب ہے حالانکہ اونہین معلوم ہی کہ وہ ایک شریف حاکم متعدی غاصب تھا
بلاد نجد کی طرف جاتا اور اون سی مال وتاوان لیتا اگر وہ دیدیتے پہر آتا ورنہ اونکا
معادی و محارب ہوجاتا اب اوسی کی گور پر ساعات و علامات استغاثہ وقت حصول
مصائب و نزول نوائب و حلول کوارب کے ہوتے ہین اسی طرح قبر محجوب کی پاس
طلب شفاعت و غفران ذنوب کی کرتے ہین اس لیے کہ وہ نزدیک اون کی مقرب و
محبوب ہے اور مقصود و مطلوب اور اسی جگہہ سے اوس کی شر سے ڈرتے ہین یہانتک
کہ اگر کوئی متعدی یا سارق یا غاصب مال ان دونون مین سے کسی ایک کی قبر کے پاس
جا چھپتا ہے تو کوئی اوس سی تعرض نہین کرتا اور اگر ادنی قصور وار فرضا کعبے مین جا چھپے
تو اوس کو پکڑ کر گھسیٹتے لائین فہم فی تعظیمہما مفرطون واتخذوا من دونہ الہۃ
لعلہم ینصرون لا یستطیعون نصرہم وہم لہم جند محضرون موضع سرف مین

شیاطین نی ایک مدت دراز سے اس کو طیار کیا ہے ہر سال وہان نذر و نیاز کی
مال کی ایک بڑی آمدنی ہوتی ہے بہلا یہ کیسے ہو کہ کوئی انسان وہان جاوی اور
اپنی بڑی مان پر سلام کرنے کو حاضر نہو یا کچہہ مال نہ چڑہائے ایسی جگہہ پر تو کوئی
لئیم و ناخلف بہی بخل نکریگا چہ جای فرزند سعید رشید کی ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی
العظیم پہر ایک اور معبد ہی جس کا نام علوی ہے اوس کی تعظیم اور بہی زیادہ ہوتی
ہے اگر کوئی قاتل نفس یا غاصب و سارق مال وہان پناہ پکڑتا ہے تو کسی مومن
و فاسق کا مجال نہین ہے کہ ایک بال اوسکا ٹہڑا کر سکے فمن استبد بتربتہ حیدر
ولم یعرج علیہ حاکم ولا وزیر بسنہ [illegible] ہجری مین ایک تاجر جدہ نی اہل ہند و اہل سا
سے بہت سا مال قریب ستر ہزار ریال کی خرید کیا تہا بعد چند روز کی اوسکو تجارت
مین نقصان ہوا اوس کی پاس آنا بہی باقی نہ رہا کہ نصف قرضہ بہی ادا کری وہ لوگون
کا غوغا دیکہکر بہاگا اور علوی کی قبر کے پاس جا چہپا پہر کسی شریف و وضیع و صغیر و
کبیر کو مجال نہوا کہ اوس سی تعرض کرتا یہ قبر کیا ٹہیری مشرکون کا تہان ٹہیرا اور کافرونکا
ایمان آج اگر کوئی مجرم حرم شریف مین پناہ پکڑنا چاہے تو ہرگز اوس کو امن نملیگا
حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن دخلہ کان امنا بلاد مصر و صعید و قاہرہ مین
وہ افعال منکرہ ہوتے ہین جن کی ذکر سے زبان قاصر ہے خصوصًا نزدیک قبور صلحا
و عباد کی قبر احمد بدوی وغیرہ قبور کے نزدیک آکر استغاثہ کرتے ہین اور استمداد
و اعانت چاہتے ہین صدہا دختران دوشیزہ وہان بطور نذر کے آزاد اور فواحش

لا یخفی ولا ینکر واعظم من ان یذکر مینے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ گرد قبر شریف کی عورتون کا ہجوم تہا وہ سب حاجت سائلات تھین جس جگہ بقیع مین جانا ہوا وہان بھی ایک ہنگامہ عورتون کا موجود پایا قبر کی زیارت اس لیے مسنون وماثور ہے کہ دنیا سے جی اوٹھے آخرت یاد آئی وہان جوان جوان نوخیز ابکار وثیبات کا ہجوم ہوتا ہے اکثر حاج تنہا جاتے ہین اپنے اہل سے بعید العہد ہوتے ہین اون کو دیکھکر وسوسہ جی مین آتا ہے دنیا سے دل کا سرد ہونا کجا شہوت کو جوش نفس کا پیدا ہوتا ہے عیاذا باللہ

درون خانۂ چشم تو مردمان ہستند   کہ درمیان حرم می زنند قافلہ را

یہی حال نزدیک قبر حمزہ کے دیکھا اسی قسم کے منکرات تھا مین پائے یعجز القلم عن بیانہ علی التفصیل ولو لم یذکر منہا الا القلیل

ولیس یصح فی الاذہان شیء   اذا احتاج النہار الی دلیل

یہی وجہ ہے کہ جن لوگون کے دل مین محبت دنیا کی غالب ہے اور وہ جب حج وعمرہ کو جاتے ہین تو اس تقریب سے حرمین شریفین زاد شرفہما کا ٹھاٹھ دیکھکر اور بھی زیادہ یاد آخرت واختیار تقاوت سے دور جا پڑتی ہین اور محبت دنیا وحطام دنیا مین مستغرق ہو جاتی ہین یہ سچ اون کی حق مین گویا اتمام حجت الٰہی ہوتا ہے بھلا جس جگہ کوئی عابد اور طالب آخرت سامان قیاصرہ واکاسرہ کا ملاحظہ کریگا بدون توفیق خدا غلبہ حب آخرت کی وہ کون شخص ہے جس کو لغزش قدم کی نہوگی جدہ مین دیکھو ایک قبر باسٹھ گز کی بنا رکھی ہے اوس کو قبر حوا علیہا السلام اعتقاد کرتے ہین بعض

انواع معاصی و مفاسد وجود مین آتی ہین اقطار یمن مین ان کی زیادہ کسی قبر کی
شہرت نہین ہے اوس جگہہ لوگ اپنے بدن مین چہری بہونکتے ہین اور عبادت
ابلیس کرتے اور ناچتے و گاتے و بجاتے و طرب کرتے ہین قد ملأ الوجد منهم اللب یا
وذہنا یا سادتی قلبی بکم معنا اہل حضرموت و شحر و یافع و عدن کا حال کچہہ نپوچہے
وہان غی و ضلال کا گویا وطن ہے وہ عیدروس کے معتقد ہین کہتے ہین لله یا عیدروس
شئ لله محی النفوس سفر حج مین جب جہاز میرا متزلزل و حالت خوفناک مین ہوا مینے
اپنے کان سے ناخدا مرد و چند کو سنا کہ وہ عیدروس ہی استغاثہ و دعا کرتا تہا
مجہے ڈر ہوا کہ کہین یہ جہاز ڈوب نجاوی اس لیے کہ اللہ نے مشرکین سے نقل کیا ہے
کہ وہ دریا مین وقت مس ضر کے نری اللہ ہی کو پکارتے تہے اور پہر خشکی مین آکر
شرک کرنے لگتے تہے ان جہوٹی مسلمانون نے اون سے بہی کان کتری کہ عین دریا
مین ایسے تہلکے کے وقت عیدروس محی النفوس کہکر ندا و دعا کرنے لگے یہ واقعہ
۱۲۸۵ ہجری کا ہے وما یؤمن اکثرهم بالله الا وهم مشرکون اہل حدیدہ کی پاس
ایک شخص شیخ صدیق نام ہین اون کی وہ تعظیم ہے کہ الامان ہر فریق کو اون کے
حق مین غلو ہی یہان تک کہ کوئی شخص جہاز مین سوار یا جہاز سے اترتا نہین ہے
جبتک کہ اون کی نزدیک نجائی اور اون کی قبر سے اعانت وہا و نہ لی اہل لحیہ
کے نزدیک ایک شخص زیلعی نام ہین اونکا نام نزدیک ان کے شمس ہے اس لیے کہ
اون کی قبر قریب بندر ہے مکشوف ہی اور تمام نذر و روٹین صرف ہوتے ہین یہ

میں مبتلا موجود رہتی ہیں اور انواع حکایات نفع وضرر اون اصحاب قبور سے نقل کرتے ہیں جو کہ افحش منکرات وضلالات و ابطل باطلات و بدعات ہیں کوئی کہتا ہے کہ فلان شخص نے فلان شخص کا استغاثہ کیا تھا فی الفور فریادرسی ہوئی اور فلان نے فلان سے اپنا حال کہا تھا اوسی دم کشف ضر ہو گیا اور فلان کا فقر بمجرد سوال کے جاتا رہا حالانکہ یہ بلاد علما دین سے مشحون ہیں ومع ذلک لا یزال ھذا المحظور ولا یغار من صدور تلک الامور بل ربما ینشرح منہم لہ الصدور ور ہا وہ شرک وفتنہ جو بلاد یمن میں ہے سو وہ بحساب ہے اہل شرق صنعا کے پاس ایک قبر ہے ہادی نام جس کو دیکھو وہ اوس کو پکارتا اور اوسی سے استغاثہ کرتا ہے جس عورت کو حمل نہیں رہتا یا عقیم ہوتی ہے وہ اوس جگہ آکر خدا جانے کیا کیا واہیات بکتی ہے فسبحان من لا یعاجل بالمعاقبة علی الجریمة مع صدور ھذہ القبائح العظیمة الفخیمة شہر ع کی لوگ ایک شخص بر ع نام کے معتقد ہیں وہ اوس کی قبر کے پاس دور دور سے سفر کرکے دعا مانگنے اور فریاد کرنے اور حاجت چاہنے کو آتے ہیں اور وہان مدتون ٹھیرتے اور جانور ذبح کرتے ہیں کما حقق اخبارہ من شاھد حضرتہ واحتضارہ اہل حجریہ معتقد قبر ابن علوان کے ہیں وہان ہر لہفان نوائب زمان سے مستغیث ہو کر آتا ہے مردم غوغائی اونکا نام منجی الغارقین رکھا ہے کما حکاہ بعض السامعین اور اکثر اہل بر و بحر اون کا ذکر سن کی طرب میں آتے ہیں اور وہیں سے استغاثہ کرتے ہیں اگرچہ قبر تک نہ آئیں اون کی قبر پر سماعات وموالد ہوتی ہیں اور

لوگ روتی جاتی ہین تعظیم وتذلل وخضوع اتنا کرتے ہین کہ سامنے اللہ کے نماز مین بہی نہین کرتے بل کثیر ممن فعل ذلك مرارًا وجرب وھم لقضاء الحوائج تریاق مجرب مشہد علی رضی اللہ عنہ کو رافضہ نے ایک وثن معبود ہشیار کہا ہی اون کی قبے مین رکوع وسجدہ ہوتا ہے دعا و استعانت کی جاتی ہے نذر و نیاز و منت مانی جاتی ہے جو تعظیم وہیبت و اجلال اس مشہد کا ہے وہ کسی ایک اہل فضل وعلم کا نہین ہے جس کو دیکھو اللہ کی قسم جہوٹی کہاتا ہے اور خدا سی نہین ڈرتا مگر کیا ذکر ہے کہ علی کی جہوٹی قسم کہائی اون کا اعتقاد یہ ہے کہ مفاتح غیب نزدیک علی کے ہین ولہذا اون کی زیارت کو حج سے زیادہ افضل بتاتے ہین ان کا غلو شنیع وشرک قبیح حق مین علی کی اوس سے بہی زیادہ ہے جو نصاری کو حق مین مسیح کے ہے سوا دعوی ولدیت کی یہ سب خصال ردیہ مین نصاری سے بڑہ گئے ہین قبر پر قبہ مذہب سلطا طیاری ایک جہان کا دربار ہی حالانکہ علی نے اون لوگون کو جو اون کے حق مین غلو کرتے تہے آگ مین جلا دیا تہا وکفی بما ذکرناہ فی خروجھم عن الاسلام حجۃ ولخرجھم عن واضح السنن والمحجۃ اسی طرح کا شرک و منکر و شین نزدیک مشہد کاظم و مشہد حسین کی ہوتا ہے ملازمت عشی وابکار و تعظیم وعبادت ووقار اور اکثار اقبال سائر احوال مین اوس قدر رہی کہ واحد قہار کے لیے بہی نہین ہے اسی کفر و فجور پر ساری رعاع و اطفال کا نشو و نما ہوا ہی سائر احوال مین درمیان ان سفلہ و انذال وضلال ارذال سے کبہی ذکر رب العزت ذو الجلال کا نہین آتا ان کا ذکر ہی ذکر و دعا

لوگ اون کی حق مین بڑے ظالم جاہل طاغی اور اون کی تعظیم و دعا و استمداد مین اضل و باغی ہین اور اہل بادیہ اون سے حکایات نقل کرتے ہین ازانجملہ یہ کہ وہ کسی کام کی لیے قاصد بنکر چلے تھے جب قریب شہر کے پہونچے آفتاب قریب غروب کے ہوگیا تھا اون کا مطلب یہ تھا کہ مین دن مین داخل شہر ہون سورج سے کہا ٹھیر جا وہ ٹھیر گیا اور رابعہ کی قبر خود نزدیک ان کے پہلے ہی سے مشہور ہے جب کبھی سچی قسمین کہائینگے تو رابعہ ہی کی کہامین گی اور اللہ کی جھوٹی قسم کہانی کا کچھہ ڈر اون کو نہین ہے ایک طائفہ کبری زمین نجران اور اوس کی اطراف مین یہ ہے کہ وہان ایک شخص معروف بسید تھی اون کی تعظیم و توقیر و تقدیم جمیع امور مین اور غلو و مبالغہ اون کی اعتقاد مین یہان تک پہونچا کہ نوبت الحاد اور انواع عبادت کی آئی وجعلوا فیہ للالہیۃ وسماحتی کادوا ان یجعلوہ للہ ندا وقسیما وکان عندھم بذلک الحال شہیرا فتعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا حلب و دمشق واقصای و ادنای شام کو دیکھو کہ وہان گورپرستی کی دہوم ہے قربان و نذور کا ہجوم ہے مجاہرت فسق و فجور ہے اخذ مکس و دستوری خراج بنایا لیا جاتا ہے مہر بغی گویا جائز سمجھا جاتا ہے وہان کی حالات دیکھنے والون سے پوچھو کہ وہ کون شرک و گناہ ہی جو وہان نہین ہوتا یہی حال موصل واکراد و سائر بلاد کا ہے خصوصا عراق و مشہد و بغداد کا جس کا حصر نہین ہو سکتا امام ابو حنیفہ رح و معروف کرخی قدس سرہ اور شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کی قبر کے پاس دعا و استغاثہ سائر اوقات مین ہوتا ہے

یون کہتا ہے رب فلا تجعلنی فی القوم الظالمین وانا علی ان نریک ما نعدہم لقادرون بالجملہ یہ گور پرست پیر پرست حظوظ دنیویہ وشہوات نفسیہ مین مبتلا ہین اور یہی انکی غایت مراد ونہایت مقصد ہے یہ لوگ وعد و ایعاد سے غافل اور سر خلق و ایجاد سے عاطل ذاہل ہین من کان یرید الحیاۃ الدنیا وزینتہا نوف الیہم اعمالہم وہم فیہا لا یبخسون عارف خبیر صاحب قلب منور بصیر ان دونون نوع کے مآل تو یہ مین تامل کرے فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون یہ حالات تو بلاد عرب کی و عراق عجم کے ہین بابت افعال اشراکیہ و اعمال مبتدعہ کی اور یہ اقلیم ہند جسمین کہ ہم پیدا ہوئے ہین یہان کی شرک و بدعت کے ذکر کرنے کے لیے ایک دفتر گران درکار ہے وہ کون شہر و قصبہ ہے جہان اعتقاد یا استغاثہ غیر اللہ کی نہین ہے یہان کی بعض رسوم کفر و شرک کا بیان جو اہل اسلام مین مروج ہین کتاب تقویۃ الایمان سے معلوم ہوتا ہے اور بدعات کی انواع جو مدعیان ایمان مین گھر گھر شائع ہین تذکیر الاخوان سے ثابت ہین اس ملک کی اولیاء کی قبور مثل اوثان و اصنام کے معبود ہو رہے ہین بہرائچ مکن پور اجمیر دہلی و سائر بلاد مین ہر قبر پر سال تمام مین میلہ عرس وغیرہ کا ہوتا ہے جہان سب کے منکرات و اجتماعات مرد و زن و سماعات و زیارات شرکیہ و بدعیہ عمل مین آتی ہین بڑے بڑے قباب و مشاہد مزین و منقش بنے ہوئے ہین مقبرہ ہمایون بادشاہ کو دیکھو تو ایک سلطنت کا محل معلوم ہوتا ہے ان مواضع مین استغاثہ استمداد استعانت

عالی جیسے ن وسائراں ہی لیب لیس بس رہے بلاد نشطہ ونجرہ و دیان کی لوگ لابس ثیاب شرک وضلال معرہ مین یہی حال بصرہ اور اوس کی ماحول کا ہے کہ وہان سب قباب ومشاہد وجود ہین اور انواع شرک مشہود ہر طرف سے قاصد چلے آتی ہین اون قبور کے لیے نذر ونیاز لاتے ہین خصوصًا قبر حسن بصری وزبیر رضی اللہ عنہما پر ایک اژدحام رہتا ہے طلب تفریج وکشف کرب کا ہنگامہ سلام رہتا ہے وقت شدائد کی دعاوات غائبانہ ہوتا ہے یہ منکرات ومفاسد عمومًا دیکھے جاتے ہین اور کوئی منکر وجاحد نہین ہے سب قطیف وبحرین مین زور وشور بدع رافضہ کا ہے اور مشاہد وقبور پر شرکیہ امور قبیحہ شنیعہ بجالاے جاتے ہین مسقط مین خوارج رہتے ہین جن کو حدیث مین کلاب النار فرمایا ہے ان افعال کو دیکھکر سر عارف ایمان پر غربت اسلام کی ظاہر ہوتی ہے اور اوس کی بصیرت دین مین بڑھتی ہے وہ خدا سے ڈر کر طاعت مولی مین جد وجہد کرتا ہے اور جو نعمت توحید اوس کو اللہ نے بخشی ہے اوس کا شکر گزار ہے اس لیے کہ اللہ نے اوس کو زمرۂ ہالکین سے نکالکر منجملہ فائزین کی کیا ہے وہم لدیہ مقربون الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین امنوا وکانوا یتقون وہ لوگون مین اس نعمت کی تحدیث کرتا ہے اور اپنے عقیدۂ توحید وسنت پر جامد ہے والزم بذلک جنانہ ولسانہ وفاہ و نادی برفیع صوتہ وفاہ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون اور اپنے رب کی سائل وداعی ہے اور سالک سبیل ہدایت ناجی وعاکن

رہائی حاصل ہوا ور نعیم جنان تک رسائی ہو وہ تاک مین نعیم سرمدی و کرامت دار الخلود کی رہتا ہے اور یہ بات اوس کو جب ہی حاصل ہوگی کہ وہ اللہ کی توحید کو شرک سے بانواعہ اور کفر سے باقسامہ تجرید کریگا اور اپنی شان کی اصلاح مین کمر چست باندہیگا اور جو تفرق و اختلاف بسبب مرور دہور کی دین حق مین واقع ہوا ہے اور اہل زمان ایک عمر درازسی اوسمین غرقاب ہین اور جس استدراج مین اون کو شیطان و اعوان ابلیس نے گرفتار کر رکہا ہے اور سنن ضلالت و خذلان پر لگا یا ہے نظر کریگا اور جان لیگا کہ یہ لوگ حیاض آبا و جدود سے پانی پیتے ہین اور ریاض محرمات و حدود مین چرتے ہین اور ان مین اکثر لوگون کا دین ہی بدع و اہوا ہے انہون نے اللہ کی حبل متین کو ہاتہہ سے چہوڑ دیا ہے اور حلیہ ورع و تقوی سے عاری ہوگئے ہین اور اس عریانی کو غایت مراد سمجہا ہے اور رسوم اسلاف ضلال کو ہدایت جان لیا ہے اور اہل کتاب کی چال پر لگ گئے ہین حضرتؐ نے اس حال کی خبر پہلے ہی سے دی ہے حدیث ابوسعید خدری مین فرمایا ہے لتتبعن سنن من کان قبلکم حذو القذۃ بالقذۃ حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ قالوا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن رواہ الشیخان جو شخص عارف احوال یہود و رسوم نصاری ہے وہ اس بات کو ادنی تامل سے معلوم کر سکتا ہے کہ فی الحال کس قدر رسوم اہل کتاب کے اہل اسلام و مدعیان ایمان نے اپنی ملت مین داخل کر لیے ہین اور لباس و طعام و کلام و مرکب و مکان و اعیاد مین کس قدر پیروی ان لوگون کی اختیار کے ہے

نذور و قربانات سب کچھ عوام و خواص بجا لاتے ہین اوائل سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین کارخانہ اس شرک و بت پرستی و پیر زادگی و اہلال غیر اللہ کا بہت سے بعض علمای دین کے قدری سرد پڑ گیا تہا اب جو اوس تجدید کو ایک مدت دراز گذر گئی ہے تو پہر اوس پیری مریدی گور پرستی پیر پرستی نے اپنا قدم جمانا شروع کیا یہ سرایت شرک و بدعت کی اون سفہای عوام او جہلای کالانعام مین ہوئی ہے جو کہ برای نام مسلمان ہین اور جو لوگ اس ملک مین اہل حل و عقد سمجہے جاتے ہین وہ تو داعی حرف الحاد و دہریت کے ہو گئے ہین درینولا ہزارہا مسلمان نیچر بن گئے اور ایمان سی دور جا پڑے معہذا دعوی اسلام کا کیے جاتی ہین فسبحان اللہ و بحمدہ

فصل

اس بیان مین کہ عاقل ہوشمند پر واجب ہے کہ مرنے سے پہلے اپنے نفس کا حساب لی اور اہتمام تخلیص نفس کا کری اللہ تعالی نے انسان کو مکلف کیا ہے تکلیف اوس کی بابت تین امر کے ہی ایک تصحیح ایمان یہ عبارت ہے اعتقاد توحید خالص و کمال ایقان سی مع جملہ لوازم کی دوسری استقامت اسلام بر وجہ اتباع حدیث و قرآن بدون تقلید آراء رجال و اختیار قیل و قال تیسرے احسان اعمال یہ عبارت ہے اخلاص ظاہر و باطن سی بنفی ریا و سمعہ و نحوہما سو جس شخص کو اللہ تعالی نی عقل مستقیم دی ہے اور قلب سلیم عطا کیا ہے وہ ہمیشہ ہر دن اپنے نفس کا حساب لیتا رہتا ہی اور ما بعد موت کی لیے عمل کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ میری جان کو عذاب نیران سے

نبی آنے کا ہی ہم اوس کی تابع ہوکر تمکو عاد وارم کی طرح قتل کرینگی ابن
اسحاق وغیرہ اہل سیر ومغازی نی اسکا ذکر کیا ہے لکن جب بعثت حضرتؐ کے
عرب سے ہوئی اور یہی عرب آپ کی اتباع ہوئے تو اونہون نی انکار کیا اور
حسد وبغض کی راہ سے دشمن بن گئے تو اب ضرور ہوا کہ اس امت مین بہی ایسے
لوگ پائے جائین جو نصاری وفارس وروم کا سا کام کرین حدیث ابن عمرؓ مین
فرمایا ہے لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان
منہم من اتی امہ علانیۃ کان فی امتی من یفعل ذلک وان بنی اسرائیل افترقت
علی ثنتین وسبعین ملۃ وستفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ کلہم فی النار
الا واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی و
قال ہذا حدیث غریب مفسر لانعرفہ الا من ہذا الوجہ ذکر اس افتراق کا وغا
حدیث ابوہریرہ اور سعد بن ابی وقاص ومعاویہ وعمرو بن عوف اشجعی وغیرہم مین
مشہور ہی ابوہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے تفرقت الیہود علی احدی وسبعین فرقۃ
او اثنتین وسبعین فرقۃ والنصاری بمثل ذلک وتفرقت امتی علی ثلث و
سبعین فرقۃ رواہ ابی داود وابن ماجۃ والترمذی وقال ہذا حدیث حسن
صحیح معاویہ بن ابی سفیان کا لفظ رفعا یہ ہے ان اہل الکتاب افترقوا فی دینہم
علی اثنتین وسبعین ملۃ وان ہذہ الامۃ ستفترق علی ثلاث وسبعین ملۃ
یعنی اہل الاہواء کلہا فی النار الا واحدۃ وہی الجماعۃ وسیخرج فی امتی اقوام

یہانتک کہ اب جو بچہ ان کی گھر پیدا ہوتا ہے اوس کو ابتدا سی اوسی راہ پر
لگایا جاتا ہے جو کہ راہ و رسم اہل کتاب کی ہے ولا یلد والا فاجرا کفارا صادق
مصدوق نے حدیث ابوہریرہ مین ارشاد کیا ہے لا تقوم الساعۃ حتی تاخذ
امتی ما اخذ القرون قبلھا شبرا بشبر ذراعا بذراع فقیل یا رسول اللہ فارس
والروم قال ومن الناس الا اولئک رواہ البخاری یہ دلیل واضح ہے اس بات
پر کہ یہ امت بھی وہی افعال کریگی جو یہود و نصاری کے افعال ہین فارس سے
مراد اعجام ہین اور روم سی مراد اہل کتاب مطابقت ان افعال کی مدعیان
اسلام مین ساتھہ عجم و نصاری کی مثل مہر نیمروز آشکار ہے کوئی بشر اوسکا انکار
نہین کر سکتا مگر وہی شخص جو مکابر و معاند ہو اللہ تعالی نے خبر دی ہے کہ اون لوگون
نے اپنے دین کو فرقے فرقے کر ڈالا تھا اور کئی ایک گروہ ہوگئے تھے اور گوسالے
کو پوجا اور جبت و طاغوت پر ایمان لائے اور جو کتابین جادو کی شیاطین ملک
سلیمان پر پڑھتے تھے اون کی پیرو ہوئے اور کہا سمعنا وعصینا اور کہا ہمارے
دل غلاف مین ہین اور حضرت صلعم کا انکار کیا اون کی دشمن ہوگئے اور اللہ کی کتاب
کو پس پشت پھینکا گویا وہ کچھ جانتے ہی نہین ہین اور بعض پر ایمان لائے اور بعض
کا انکار کیا اور کفار کو نسبت اہل ایمان کی زیادہ راہ یاب تبلایا اور ساتھہ دین
رسول کی براہ بغی کفر کیا عرب پر حاسد ہوئی کہ اللہ نے انکو کیون یہ فضیلت عظیمہ دی
کیونکہ وہ کفار عرب پر حضرت کا نام لیکر فتح پانا مانگتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ زمانہ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موحدین کا اس سی اعتقاد قوی ہوتا ہے اسی طرح قرآن شریف مین فرمایا ہے کالذین من قبلکم کانوا اشد منکم قوۃ واکثر اموالا واولادا فاستمتعوا بخلاقهم فاستمتعتم بخلاقکم کما استمتع الذین من قبلکم بخلاقهم وخضتم کالذی خاضوا اولئک حبطت اعمالهم فی الدنیا والاخرۃ واولئک هم الخاسرون اہل تفسیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ انہون نی کہا ما اشبه اللیلة بالبارحة هؤلاء بنی اسرائیل شبهنا بهم والذی نفسی بیدہ لتتبعنهم حتی لو دخل الرجل منهم جحر ضب لدخلتموہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہی انتم اشبه الامم ببنی اسرائیل سمتا وهدیا تتبعون اعمالهم حذو القذۃ بالقذۃ غیر انی لا ادری انعبدون العجل ام لا مین کہتا ہون کہ اوس وقت تک رواج شرک کا امت مین نہین ہوا تہا اس لیے ابن مسعود نی لاعلمی اپنی عبادت عجل سے ظاہر کی بعد اون کی زمانی کے دخل شرک اصغر واکبر کا عقیدہ وعمل مین ہونے لگا پہلے یہ دخل کم کم تہا اب ایک مدت دراز سے وہ راز مخفی بر ملا ہوگیا مراد عجل سے ہر معبود غیر اللہ ہے خواہ گاؤ پرستی گوسفند پرستی ہو جیسے سید احمد کبیر کی گاؤ اور شیخ سدو کا بکرا یا گور پرستی پیر پرستی تقلید پرستی امام پرستی غوث پرستی قطب پرستی اور دیگر اعتقادات وعبادات غیر اللہ حذیفہ بن الیمان نی کہا ہے المنافقون الذین منکم الیوم شر من المنافقین الذین کانوا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلنا وکیف قال اولئک کانوا

تجاری بهم الاهواء کما یتجاری الکلب بصاحبه فلا یبقی منه عرق ولا مفصل الا دخله والله یا معشر العرب ان لم تقوموا بما جاء به محمد لغیرکم من الناس احری ان لا تقوموا به هذا حدیث محفوظ وروی ابن ماجة معناه عن عوف بن مالک و یروی من وجوه اخر بالجملہ ان حدیثون مین خبر دی ہے کہ امت اسلام ہی مثل امم گذشتہ کی تہتر فرقے ہو جائیگی اور سب کا حکم بیان کردیا کہ بہتر دوزخی اور ایک اون مین بہشتی ہوگا پہر بہشتی فرقے کا نشان بتادیا کہ جو میری اور میری اصحاب کی راہ پر ہین وہی ناجی ہون گے سو اس مین کچہہ شک نہین ہے کہ ان بہتر فرقون نے ویسا ہی خوض کیا جیسا کہ ان سی اگلے لوگون نے کیا تہا اور سب راہ راست اتباع کتاب و سنت سی منحرف ہوگئی ایک فرقہ اہل سنت وجماعت کا باقی رہگیا تہا اب اونمین ہی حدوث منکرات و بدعات و انواع شرک وکفر کا ہوگیا اور باہم خانہ جنگی رہتی ہے اور ایک دوسری کی تکفیر تضلیل تبدیع تنقیص کرتا ہے صرف ایک گروہ اہل حدیث کا جو کہ متبع خالص کتاب و سنت و مقتدی سیرت سلف اول ہے بحمدہ تعالی ہنوز ان آفات اختلافات و حیص بیص تنازع و اعتساف سے کسی قدر عافیت و امن مین ہے اور بحکم حدیث لا یزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق الخ ہمیشہ یہ لوگ منصور رہین گے اگرچہ قلت تعداد و عدد مین مثل ایک موی سفید کے درمیان مجمع موی سیاہ کی ہین وقلیل ما هم وقلیل من عبادی الشکور بالجملہ جو خبر احادیث افتراقات مین دی تہی وہ مطابق واقع کے پائی گئی ولله الحمد یہ معجزہ ہی

ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله ذالکم وصاکم به لعلکم تتقون منشا اختلاف کا عدم عمل ہے علم پر جس طرح کہ کوئی شخص حق کو باطل سے پہچانتا اور درمیان اون کے تمیز کرتا ہو لیکن فعلا و قولا و عملا اوس کا اتباع نکرے یا منشا اسکا عمل بلا علم ہے کہ اصناف بدع مین اجتہاد کرتا ہے اور اللہ پر جو چاہتا ہے بدون علم کے کہتا ہے سو پہلی بات مین مشابہت یہود کی ہے قال تعالی ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والهدی من بعد ما بیناه للناس فی الکتاب اولئک یلعنهم الله و یلعنهم اللاعنون اور دوسری بات مین مشابہت نصاری کی ہے یہ غلو کرتے ہین دین مین اور جو بات ناحق ہے اوس کو کہتے ہین اور ایسے ہی برابر راہ سے گمراہ ہین اوسی طرح اللہ نے چند طوائف اس امت کو منجملہ منتسبین الی العلم کے اوس حال مین گرفتار کر دیا جسمین کہ یہود و نصاری مبتلی تھے یعنی حب و ایثار دنیا اور کتم حق کیونکہ وہ لوگ کبھی کتمان حق براہ بخل کرتے تھے اور غیر کا فضل مین اپنی برابر ہونا مکروہ رکھتے تھے اور کبھی عوض علم کے جاہ و مال و ریاست حاصل کرتے تھے اس لیے حق کو چھپاتے کہ کہین اظہار حق سے اوس ریاست و جاہ مین کچھ کمی و خلل نہ پڑجائے اور کبھی کوئی غیر اونکا کسی مسئلہ مین خلاف کرتا اور کسی اور طائفہ مخالف کا ہم قول ہوجاتا تو یہ اوس علم کو مخفی رکھتے جسمین کہ مخالف کی حجت ہوتی اگرچہ مخالف کے مبطل ہونے کا یقین نکرتے و لہذا شیخ عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ نے کہا ہے اهل العلم یکتبون ما لهم وعلیهم واهل الاهواء لا یکتبون الا ما لهم اور ابن تیمیہ

یسرون نفاقہم وہؤلاء اعلنوہ یہ جگہہ عبرت کی ہے کہ حذیفہ کی زمانی مین اعلان نفاق کا ہوگیا تھا اب تو اوس زمانی کو تیرہ سو برس گذر گئے ہین اس زمانی کی نفاق تذبذب وکفر پرستی کا کیا انتہا ہو سکتا ہے ہم نفاق عملی کو کیا روئین جہان کہ نفاق اعتقادی ایمان ٹھیری اور بدعت کو کیا جھینکین کہ یہان شرک اکبر واصغر اسلام سمجھا گیا ہے تقلید سنت ٹھیری ہی اتباع بدعت قرار پایا ہے ہر معروف مثل منکر کی نظر اہل زمان مین مکروہ نظر آتا ہے اور ہر مکروہ مثل معروف کی نزدیک اہل بدع کے محبوب ہوگیا ہے غرضکہ کارخانہ دین واسلام کا لپٹ گیا اور ملک اتباع سنت کا ویران ہوگیا سلطنت بدعت کی آئی حکومت رای کی ٹھیری شرک وکفر کا ہر گھر مین ڈنکا بجا محبت دنیا ومتاع دنیا نی گھر ایمان کا برباد کر دیا اکثر خلق حزب اللہ سے خارج ہوکر حزب الشیطان مین داخل ہوگئی اتفاق کی جگہہ اختلاف نی قدم جمایا انصاف کی مقام مین اعتساف حکمران ہوا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم مین لکھا ہے یہ اختلاف جس کی خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے یا تو فقط دین مین ہوتا ہے یا دنیا و دین دونون مین معا پھر اسکا انجام خونریزی ہی اور کبھی یہ اختلاف فقط دنیا مین ہوتا ہے بالجملہ جس اختلاف کا ذکر ان حدیثون مین آیا ہے یہ وہ اختلاف ہے جس سے قرآن مین نہی فرمائی ہے ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءہم البینات الآیہ وقال ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شئ وقال تعالی وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعو

رب العالمین کا ابطال وقوع مین آنے لگا قل ھذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحان اللہ وما انا من المشرکین یہ دعوت رب الارباب کے نافی جملہ وسائط وارتیاب ہے اور مبیح جمیع اموال ورقاب اور موجب افتراق دنیا حلول جنت وحسن مآب وخلود ہاویہ دار العذاب المعدۃ لاعداء اللہ من الجنۃ والناس اجمعین والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین کچھ دور نہیں ہے اگرچہ ہمارا زمان موجود بھی داخل اوس زمان موعود مین ہو جو کوئی اس زمانے مین سنن محمودہ پر مستقیم ہوگا اوس کی لیے اللہ تعالی سے امید اجر خمسین کی ہی جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے وقال تعالی والذین امنوا وعملوا الصالحات لنبوئنہم من الجنۃ غرفا تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نعم اجر العاملین الذین صبروا وعلی ربہم یتوکلون امت کا اطباق ومقالات کا اتفاق ہے اس بات پر کہ اللہ تعالی اس امت کو ضلالت پر مجتمع نہ کریگا اور سفاہت وجہالت کا عموم اون مین نہوگا تو گویا عصمت اس امت کی تا انقضای امد مستمر ہے کوئی اسکا منکر وجاحد نہین ہے اور یہ بات بنقل عدول اخبار صحیحہ سے ثابت ہے نبی مختار نے اس کی خبر دی ہے اور فرمایا ہے کہ آپ کی امت مین کچھ لوگ آپ کی ہدی کو پکڑے رہینگے اگرچہ اکثر لوگ مخطی اور منہاج ہدی سی منحرف ہو جائینگے سو اس اختلاف اور صدود انحراف کو شیطان نے ان کی نظر مین آرائش دی رکھی ہے اور ان کی طبیعتون نے اوس کو تقاضا کیا ہے اور نفوس نی اوس کی طرف شتابی فرمائی ہے یہان تک کہ

وغیرہ سلف کا یہ قول تہا ان من فسد من علمائنا ففیہ شبہ من الیہود ومن فسد من
عبادنا ففیہ شبہ من النصارے انتہی کلامہ رح اس قول ابن عیینہ کو فوز الکبیر مین بہی
بعبارت فارسی نقل کیا ہے اور پہر اس مشابہت کو قدرے ایضاح فرمایا ہے
ہماری غرض اس جگہہ کچہہ استیعاب کرنا مراتب اختلاف وافتراق کا نہین ہے
اور نہ استقصار مدارج نزاع وشقاق کا اور نہ بیان کرنا مشابہت ومضاہات کا بطور
استقرار کیونکہ بیان اجمال کا استیفار مشکل ہے پہر تفصیل کا کیا ذکر ہے خصوصًا جبکہ
ہمراہ اس بیان کی انضمام بیان تحریف تاویل وتاویل تنزیل وانتحال مبطلین کا بہی
وقوع مین آئے بلکہ مقصود فقط اشارت طرف اطراف معاملہ کے ہے تاکہ جب
کوئی ہوشمند اوس مین امعان نظر وجولان فکر کرے تو ان امور منکرہ سے پرہیز
ومخالفت ہو جائے خصوصًا اس عصر مین کہ اوس کی اندر تمسک کرنا ساتہہ دین کی ایسا
سخت مشکل ہو گیا ہے جیسے کہ ہاتہہ مین چنگاری کا لینا سو اس حال مین طالب آخرت کے لایق
یہی ہے کہ اپنی نفس پر صبر لازم کرے تاکہ اللہ کی نزدیک اجر کبیر پاوے اور رحمن
رحیم کی سامنے تضرع کرے کہ مجہے سیدہی راہ دکہا اور سنن قویم پر قائم رکہہ.

وما یلقاہا الا الذین صبروا وما یلقاہا الا ذو حظ عظیم یہ وہ وقت ہے جسمین
امر مہیم اور خطب فخیم ہو گیا ہے جب بافتن آئی ہزارہا فتن ورازہوئی بدعت پہ کہلم کہلا
عمل ہونے لگا دین کی کچہہ بو باقی نرہی سواد مبطلین کی کثرت ہوئی حکم تضلیل دعاۃ
موحدین کا بدون کسی بیان وسلطان ویقین کے جاری ہونے لگا اور دعوت

اونہون نے تصریح کی ہے کہ ہر انسان پر تمسک بحدیث وقرآن واجب وفرض ہے خصوصًا اہل فضل وشان پر ہر قطر وعصر وزمان مین اور تقلید کو وہ نہج سدید نہین کہتے اور شمس الدین ابن القیم نے اعلام الموقعین مین بخوبی رد حجج مقلدین کیا ہے اور وہ بات لکھی ہے جس سے صدور مجتہدین کو شفا حاصل ہوتی ہے صاحب دین خالص نے جتنے ادلہ مقلدہ کی قرآن وحدیث سے جواز یا استحباب یا وجوب تقلید پر تھے اونکا استیصال کیا ہے اب سوا اون ادلہ کے یہی قیل وقال ہے نہ کوئی حجت واستدلال سید محمد بن اسمعیل صنعانی علم وفہم مین ضرب المثل تھے اونہون نے رد شرک وبدعت و اثبات توحید وسنت مین نظمًا ونثرًا بہت کچھ لکھا ہے اونکا قصیدہ بائیہ اس باب مین خطیب فی المحراب ہی غربت اسلام کی شاکی اور فساد عقائد واحوال اہل اسلام کے حاکی اور ذاہب دین پر باکی ہین مطلع اوس قصیدے کا یہ ہے

اما ان عما انت فیہ متابُ — وھل لک من بعد البعاد ایابُ

ہم نے یہ پورا قصیدہ اپنے بعض مؤلفات مین نقل کیا ہے اس رسالہ اردو مین بسبب عربی ہونے کے ذکر اوسکا نہین کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غربت اسلام کی خبر قبل انقراض ایام کے بالہام ملک علام دی ہے فوقع ذلک وصار وبدا محیاہ وظہر کما نطق بہ الاثر وافصح بہ الخبر فقد روی مسلم فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال بدء الاسلام غریبا وسیعود غریبا کما بدأ ابن مسعود کی روایت مین آتا اور یہی بعد اس کے آیا ہے قیل یا رسول اللہ

جو لوگ منسوب طرف علما کے اور منتسب طرف کسی ایک مذہب کے ہین وہ کسی رای و روایت کو قبول نہین کرتے مگر اوسی عمل و درایت کو جسپر کہ اون کی اصحاب مذہب تہے اسی جگہ سے تارک اون سنن کے ہوگئے ہین جن کی اتباع کا حکم سب لوگون کو ہے اور اگر اونپر تبین حق کا مذہب غیر مین ہوتا ہے تو بہی اوس کو پسند نہین کرتے حالانکہ واجب ہر انسان پر یہ ہے کہ متصف بصفت بیان ہو اور حق کو قبول کرکے اوسپر عمل کری اور غیرت قلبیہ و شہوت مذہبیہ اوس کو باعث عناد و عصبیت کی نہو جس طرح کہ اکثر اہل مذاہب کا حال ہے کہ تعصب اونکو حامل طعن و رد و قدح حق پر ہوتا ہے بہت سے اہل علم و معرفت اور متعبدہ و صوفیہ ہین کہ بعض زبان سے بعض کی ہرگز سلامت نہین رہتے اور اون کی آبرو نہین بچتی بلکہ ایک دوسرے کو جاہل گمراہ جانتا ہے اور جو شخص عابد ہے وہ طریقۂ علم کو سفاہت و ضلالت اعتقاد کرتا ہے اور اس بات کا مدعی ہے کہ علمائی صافی شریعت سی کوئی زلال نہین پیا اور نہ ماء معین دین سے شارب سلسال ہوئی اور اون کو حضرت سے کچہہ وصول و اتصال نہوا اور نہ ملاقی قبول و اقبال کے ہوئے حالانکہ وہ خود ضلالت بعید مین گرفتار ہین اور قول سدید کے قائل نہین شرک و بدع و ضلالت کے پرستار ہین وانما الحق والصواب ما جاءت بہ السنة والکتاب و ما قالہ وعمل بہ الاصحاب امام ابو عمر یوسف بن عبد البر جن کا علم ساری اقطار مین مشتہر ہے اون کی تصنیف کتاب العلم مین بابت عمل بالسنة والقرآن کی کلام مستوعب ہے

ہجرت سے داخل اسلام ہوئی وہ غربا رہے تہی پہر جب اللہ نے اپنی نعمت مسلمانون پر تمام کردی اور دین اسلام کو کامل کیا اور سید المرسلین مقبوض ہو گئے تو وہ لوگ استقامت و تعاضد و نصرت پر زمانہ خلافت ابوبکر مین بدستور مستمر رہے یہان تک کہ شیطان نے اپنا کام مسلمانون مین پہیلایا اور آپس مین لڑا بہڑا دیا اور فتنہ شہوات و شبہات کا درمیان اون کی فاشے و شائع ہو گیا اکثر لوگ دام کید ابلیس مین دونون طرح کی فتنے مین یا ایک طرح کی فتنے مین پہنس گئے حضرت صلعم نے جس بات کی خبر دی تہی وہ بات ظاہر ہو گئی بخاری مین عمرو بن عوف سے مرفوعا آیا ہے واللہ ما الفقر اخشی علیکم ولکن اخشی ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوہا کما تنافسوہا فتہلککم کما اہلکتہم اور صحیح مسلم مین ابن عمرو سے مرفوعا روایت کیا ہے کیف انتم اذا فتحت علیکم خزائن فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف نقول کما امرنا اللہ قال او غیر ذلک تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون اسکو شیخین نے عقبہ بن عامر سے بہی بمعناہ روایت کیا ہے اور جب کنوز کسری عمر بن خطاب پر مفتوح ہوئی کہا ان ہذا لم یفتح علی قوم قط الا جعل باسہم بینہم او کما قال معلوم ہوا کہ جد اعظم غربت اسلام کا یہی کثرت ثروت و مال و دنیا ہوتا ہے اس زمانی مین اگرچہ سلطنت اسلام و دولت مسلمین کی باقی نہین رہی ہے لکن جس گدا و فقیر کو دیکہو اور اوس کی گذران کا موازنہ عیش اصحاب خیر القرون سے کرو تو بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہ فقیر بادشاہ وقت ہے

من الغرباء قال الذین یصلحون اذا افسد الناس رواه احمد وابن ماجة وخرجه غیره
وعنده قال الذین یفرون بدینهم من الفتن وخرجه الترمذی من حدیث
عبد الله المزنی عن ابیه عنه صلی الله علیه وآله وسلم ان الدین بدأ غریبا و
یرجع غریبا فطوبی للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من سنتی اور طبرانی
نے اسکو حدیث جابر سے رفعا روایت کیا ہے اوس مین یون ہے قیل ومن هم
یا رسول الله قال الذین یصلحون حین افسد الناس پھر اسکو حدیث شریک بن سعد
سے بھی بنحوہ نقل کیا ہے وخرجه احمد من حدیث سعد بن ابی وقاص عنه
صلی الله علیه وآله وسلم اس حدیث کا لفظ یون ہے فطوبی یومئذ للغرباء اذا
افسد الناس اور ابن عمرو کا لفظ رفعا یہ ہے طوبی للغرباء قلنا وما الغرباء قال قوم
صالحون قلیل فی ناس سوء کثیر من یعصیهم اکثر ممن یطیعهم رواه احمد والطبرانی
اور ابن عمرو سے رفعا ووقفا اس حدیث مین یہ بھی آیا ہے قیل ومن الغرباء قال
الفرارون بدینهم یبعثهم الله تعالی مع عیسی بن مریم علیه السلام یعنی ظہور غربت
اسلام کی یہ ہین کہ خلق قبل بعثت خاتم الرسل صلی الله علیه وآله وسلم کی ضلالت پر تھے
جب حضرتؐ نے اون کی دعوت کی تو قبول نہ کی مگر ایک فی احاد یک کی ہر قبیلے سے
اور جسنے قبول کی تھی وہ اپنی قوم وقبیلہ وعشیرہ سے خائف تھا وہ لوگ اوس کو
ایذا دیتے نکالتے مارتے عذاب کرتے قتل کرتے وہ اور بلاد دور دست کی
طرف بھاگ جاتا جیسے حبشہ پھر ہجرت کی بعد بھاگ کر مدینے مین آتا تو جو لوگ قبل

کی اصلاح کرتی ہیں اور اپنی دین کو لیکر فتن سے بھاگتے ہیں وھم النزاع من القبائل حدیث ابن مسعود میں رفعا آیا ہے وان من اشراطھا ان یکون المومن فی القبیلة اقل من النقد ای صغار الغنم رواہ الطبرانی عبادہ بن صامت نے اپنی ایک دوست سے کہا تھا ان طالت بکم حیاة ان تری الرجل قد قرأ القران علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاعادہ وابداہ فاحل حلالہ وحرم حرامہ ونزل عند منازلہ ما یحوز فیکم الا کما یحوز راس الحمار رواہ احمد ابن مسعود نے کہا ہے سیاتی علی الناس زمان یکون المومن فیہ اذل من الامة بعض اہل علم نے کہا ہے وانما ذل المومن فی آخر الزمان لغربتہ بین اہل الفساد ومبائنتہ فی القصد والمراد ومخالفتہ لطرایقھم المعتاد حسن بصری کہتے ہیں لو ان رجلا من الصدر الاول بعث الیوم ما عرف من الاسلام شیئا الا ھذہ الصلوة ابوالشیخ اصبہانی نے بعد اس روایت کی یوں کہا ہے اما واللہ لئن عاش علی ھذہ المنکرات فرأی صاحب بدعة یدعو الی بدعتہ وصاحب دنیا یدعو الی دنیاہ فعصمہ اللہ وقلبہ یحن الی ذکر السلف فیتبع آثارھم ویستن بسنتھم ویتبع سبیلھم کان لہ اجر عظیم انتھی ایک جماعت سلف نے سنت کا وصف ساتھ غربت کی کیا ہے اور اہل سنت کا وصف ساتھ قلت کی حسن اپنے یاروں سے کہتے تھے یا اھل السنة ترفقوا رحمکم اللہ فانکم من اقل الناس یونس بن ابی عبید کہتے تھے لیس شیء اغرب من السنة واغرب منھا من یعرفھا سفیان ثوری کہتے تھے استوصوا باھل السنة

پس رفت ہوتی ہین ولہذا غربت مذکور بدستور روز افزون ہی ہی آسودگی بسبب فتح شہوات و شبہات کی ہوتی ہے اور حضرت کو بتا دیا اس امت پر انہین دونون فتنون کا تھا جس طرح کہ مسند احمد مین ابی برزہ سے رفعاً آیا ہے انما اخشی علیکم شہوات الغی فی بطونکم وفروجکم ومضلات الفتن دوسری روایت مین مضلات الھوی فرمایا ہی پس جبکہ یہ فتنہ شہوات ان اوقات مین عام ہوگئے تو خلق کا حال زہد دنیا مین متفاوت ہو کر سب کی مراد ہی دنیا ٹھیری اور اسکے حاصل کرنے مین مرتکب معاصی و کبائر کے ہوئی اور تباغض و تحاسد و تقاطع و تدابر مین پڑے بعد اس کی کہ اخوان یکدیگر اور انصار و اعوان ہمدیگر تھے رہا فتنہ شبہات و اہوا مضلہ کا سو سبب اوسکا تفرق اہل قبلہ ہی کہ جدی جدی فرقے اور گروہ بن گئی اور اکثر طالب طریقۂ ضلال و غی ہوئی اور ابواب حرج کو کھولا اور بیوت شرک کو آباد کیا اور خانۂ اسلام کو برباد دیا اس فتنی نے ان کو بیابان مفاسد مین ڈالدیا اور صحرای ابداع و تباعد و متفرقہ تقاطع و تدابر مین بہنکدیا حالانکہ اس سی پہلی سب ایک شخص کے دل پر تھے اور ایک جان و چند قالب ہوتی تھے اس مہلکہ سے کوئی ناجی نہوا مگر فرقہ ناجیہ جن کا ذکر رفعاً اس حدیث مین آیا ہے لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرہم من خذلہم او خالفہم حتی یاتی امر اللہ وہم علی ذلک ابن المدینی شیخ بخاری نے کہا ہم اہل الحدیث سو یہ طائفہ انہین غربا کا ہے جن کا ذکر احادیث متقدمہ مین گذر چکا ہے کہ فساد مردم

دنیا اگر دہند نخیزم زجای خویش   من بستہ ام حنای قناعت بپای خویش

بیان مین اسباب غربت اسلام کی رسالہ کشف اللثام باوجود اختصار کی مشتمل بر حال کثیر ہے ماحصل کلام کا اس جگہہ یہ ہی کہ جو دین صدق وحق پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام ونبی آخر الزمان لائی تھے اور جسپر قرن صحابہ وتابعین وتبع تابعین کا گذر گیا ہی وہی طریقۂ ناجیہ ہے اب وہ فرقۂ ناجیہ اس امت مین غریب وعزیز الوجود ہوگیا ہے اور توحید ساتھہ شرک کی اور سنت ساتھہ بدعت کے بدلکر منکر معروف اور معروف منکر ہوگیا رسائل بیان مین توحید وشرک کی بہت ہین جیسی ۱ الفکاک عن مراسم الاشراک ۲ اللوار المعقود لتوحید رب المعبود ۳ ملاک السعادۃ فی افراد اللہ تعالی بالعبادۃ ۴ النصح السدید لوجوب التوحید ۵ منہاج العبید الی معراج التوحید ۶ التفکیک عن انحاء التشریک ۷ اخلاص التوحید للحمید المجید ۸ ایصال المرید الی خالص التوحید ۹ دعاۃ الایمان الی توحید الرحمن ۱۰ اخلاد الفواد الی توحید رب العباد نام کی جہوٹی مسلمانون سے دنیا مشحون ہی اور وہ سب آپ کو ناجی خیال کرتے ہین کل حزب بما لدیہم فرحون لکن اکثر شرک ورسوم کفر وانواع بدعت مین گرفتار ہین جسطرح کہ ملاحظۂ احوال بلاد وعباد عرب وعجم اور اون کی تالیفات سخیفہ سے ظاہر ہے کاش یہ نری موحد ہی ہوتے عمل مین قصور تہا تو عقیدہ ہی درست ہوتا اس لیی کہ نجات ہمراہ شرک کی محال ہی اور شرک بڑی مخفی چیز ہے اور دین حق بال سی زیادہ باریک ہی اور بدعت کے بہتر درجے ہین اور شرک کے ستر گہر ہی بہمت قلب اور توفیق الہی کے بچنا آگ سی اوس دن ممکن نہین ہی کیونکہ جسطرح

خیر افانهم غرباء کتاب روضۃ الافکار والافہام مین کہا ہی کہ مراد ان ائمہ کی سنت
سی طریقۂ نبویہ ہی جسپر حضرت اور اون کی اصحاب تہے اور وہ طریقہ سالم ہی
فتن شہوات وشبہات سی اور اوسی طریقے کی متمسک اور عامل کے لیی اجر
پچاس شخص کا من قبل سے وارد ہوا ہے اور کہا ہی کہ متمسک اپنی دین پر مثل
قابض کی جمر پر ہے پہر عرف علماے متاخرین مین سنت وہ ہی جو کہ شبہات
اعتقادات سی خاصۃً مسائل ایمان باللہ وملائکہ وکتب ورسل ویوم آخر مین سالم ہو
اسی طرح مسائل قدر وفضائل صحابہ مین اس باب مین اون کی مؤلفات ہین
جن کا نام کتب سنت واصول دین وعقائد رکہا ہے اور اس علم کا نام سنت اس لیی
رکہا کہ اس کی شان بہت بڑی ہی اور جو کوئی برخلاف اس کی ہے وہ علی شفا جرف
ہار ہے اور غربت نزدیک اہل طریقت کی دو طرح پر ہے ایک غربت ظاہرہ
دوسری غربت باطنہ ظاہرہ غربت اہل صلاح کی ہے درمیان فساق کی اور غربت
صالحین کی درمیان اہل ریا ونفاق کے اور غربت علما کی درمیان اہل جہل و
سوء اخلاق کے اور غربت علماء آخرت کی درمیان علماء دنیا کی انسے خوف وخشیت
واشتقاق سلب کر لیا گیا ہے اور غربت زاہدین کی درمیان راغبین کی اور غربت باطنہ
غربت ہمت ہی یعنی غربت عارفین کی درمیان ساری خلق کے یہان تک کہ درمیان
علما وزہاد کی بہی فان اولئك واقفون مع عبادتهم وعلمهم وزهدهم وهو لاء
واقفون مع معبودهم لا يعرجون عنه انتهى

كلهم هلكى الا العاملون والعاملون كلهم هلكى الا المخلصون

والمخلصون على خطر عظيم ختم الله لنا على اليقين

وجعل لنا لسان صدق فى الآخرين آج

۱۰ شوال ۱۳۵۰ ہجری قدسی روز

دوشنبہ کو دو روز میں یہ مقالہ

تمام ہوا والحمد للہ الذی

بنعمتہ واحسانہ

تتم الصالحات

گناہ و عمل مین فساد آتا ہے اسی طرح فساد عقیدہ سے ایمان برباد جاتا ہے جس کو یہ فرق علوم ہے اور میسر واجب ہے کہ اپنے ایمان کو اس آخر زمان مین جس طرح ممکن ہو بچائے اور ان لصوص دین سے بچے نصوص شرع مبین پر جما رہے قرآن کو امام سمجھے اور سنت کو مقتدا جانے اور ہر پیچ اپنے اسلام کو دانتون سے پکڑے اور کسی کے اختلاف و اختلاق و اعتساف مین نہ پڑے اور جو شخص مشرک بدعتی بدعقیدہ دنیادار فاسق بدکردار ہو اوس کی موہنہ نہ لگے اب وقت مناظرۂ حق و تحقیق صواب کا بھی باقی نہ رہا جس کو دیکھو وہ اپنے مذہب و آبا و ائمہ کے لیے تعصب کرتا ہے اور بعد وضوح حق کے بھی اذعان ایقان نہین لاتا یہ سب اشراط ساعت کا نتیجہ ہے ایسے ہی وقت کے لیے حدیث مین یہ فرمایا ہے علیك بخاصة نفسك ودع امر العوام او کما قال علمای آخرت اول تو ہزار مین ایک بھی نہین ہین اور اگر کسی جگہہ ہونگے تو جہان بھر سے زیادہ مبغوض و مردود و مطرود و مخذول ہین پھر اونمین بھی یہ بلا موجود و مشہود ہے کہ باوجود حسن عقیدہ کے محب دنیا ہین پھر اون علمار کا کیا ذکر ہے جو نرے بندۂ شکم و پرستار دینار و درہم ہین اونکا تو یہ حال ہوگا کہ آخر الدرهم هم و آخر الدینار نار

زر پرستی می کند دل را سیاہ
آخر این صفرا بسودا می کشد

پھر جب علما ایسے ٹھیرے تو عوام کس قطار شمار مین ہین وہ تو بہتیرے [illegible] ام ہوتے آگئے ہین و بالجملة فالناس کلهم هلکی الا العالمون والعالمون